UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222775

UNIVERSAL
LIBRARY

TIGHT BINDING BOOK

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

مثنوی گل و صنوبر

مطبع صدرے مصطفیٰ کا مطبوع
دلی مطبع مصطفائی محمد رحمان ١٢٦١

۸۹۱۶۴۳۱۴
تنقیح ۱۰-۸-۵
۱۵۱۲ ف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی مجھے کردے رنگین رقم — کہ گلریز معنی ہو شاخ قلم
لکھوں حمد کی بوستان پر نثار — گلستان فطرت کی تازہ بہار
شگفتہ کیا ہے بصد آب و تاب — چمن میں شجر کی گل آفتاب
رخ خوب سے حسن کو گل کیا — دل عشقبازوں کو بلبل کیا
گل نسترن کو شگفتہ کیا — صنوبر کو آزادگی کے عطا
کیا حسن کو خلق با زیب و ناز — دیا عشق کو کیا ہی سوز و گداز
شفیع خلائق نبی کو کیا — سپہر ہدایت کا شمس الضحیٰ

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

بیان وصف اقدس کہاں تک کروں — کہ ہیں معجزات اوسکی حد سے فزوں
لکھوں اوسپہ دل سے درود خدا — کہ ہوں اوسکی میں آل او پر فدا

در منقبت حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام

علي ولي صاحب انس وجان — بنا جسکی خاطر یہہ باغ جنان

امیر عرب حیدر نامدار — کہ بخشی نبی نی جسی ذو الفقار

وصي نبی شرع مرتضی — کہ یک حملہ مین فتح خیبر کیا

جو عیسی کی ساری کرامات ہی — لب لعل کی اوسکی ایک بات ہی

در مدح حضرت سلطان زمان خلد اللہ ملکہ

سلیمان سریر و سکندر نشان — زہی نائب مہدی شاہ جہان

فلک رتبہ شاہ ملائک نظر — فلاطون بدانش فریدون بفر

نجوم فلک خیل درگاہ او — سکندر سر افگندہ از جاہ او

اوسی رخ سی ہی زیب صدق و صفا — جبین مطلع مہر نور خدا

منور وہ رخ نور حق سی تمام — کہ خورشید سی جسکا ادنی غلام

ہمایون وہ فرق مبارک کا تاج — دیا جسکو خورشید نی بہی خراج

شجاعت مین شیر خدا کا ہی شیر — ہوئی اوسکی حملہ سی جرات دلیر

نہ حاتم ہی ہمت مین ہرگز نظیر — یہہ ہی پادشاہ اور وہ تہا فقیر

زمانی جو ہی اوسکی پرورش کی نظر — لکہا رزق عالم کف شاہ پر

جلالت درایت شجاعت سخا — ان عنصر سی جسم مبارک بنا

سدا صرف معنی ہی اوسکا کلام — بنا نطق عالی سی منطق تمام

کرین جس سخن کی وہ معنی بیان — فصاحت سی پڑجا ہی بس اوسمہ جان

فصاحت بلاغت مین ہو کیون نہ دہوم — کہ ہین حفظ عالم کی بالکل علوم

سکندر شکوہ اور دارا حشم — فلک مرتبت اور عطارد رقم

کرون کیا عمارت کا شہر کی بیان
وہ ہی قصر سلطان جیسی صبح و شام
کہون مثل اوسکی کہان ہی کہین
وہ پردی درون مین جواہر نگار
مصفا لگی شیشی یون خوشنما
وہ تصویرین خوش رنگ چھت پر کہین
ہوا خلد دعوی سے اپنی خجل
ہوئی عین خوبی سی از بس عیان
مژہ اوسکی جہالر تلک سائبان
وہ تخت مرصع سراسر جہلک
خدایا رہی چشم بد اوس سی دور
وہ ہین شاہ عادل فلک بارگاہ
جو ہون بزم مین شاہ عزت فزا
وہ بزم ایسی دلکش ہی حیرت سے ہر
ادب سی ملایک کھڑی باندھی صف
لئی آفتابہ ہی وہان آفتاب
وہ جمشید کا جام تخت جہان
گلستان راحت الٰہی ہے یہہ
سر مہر سی دیکھکر یہہ سما

کہ ہین رشک ہر زین لا کہون مکان
مہ و مہر رقی ہین جہککر سلام
وہی لیس ہی زیب زمان و زمین
لگی ہے اگی دامن سی اوسکی بہار
کہ بہنی ہین زیور کو جیون دلربا
کرون اوسپہ قربان ارژنگ چین
لکہی قاضی کن سی لی گویا سجل
وہ ہی چشم بد دور چشم جہان
نگہ اوسمین مفتش کی دوربان
سجا اوسمین جیون چشم مین مردمک
رہی اوسکی پتلی کی تارہی مین نور
کرہی کار اکسیر جسکی نگاہ
تو لوٹی پری سایہ پر جا بجا
جہان ناچتی ہی زہرہ و مشتری
اور حور و پری رقص کر ہر طرف
چلیجی ہی موتہہ دہو لی کے ماہتاب
جہان سیکڑون ویسی ہین ہیکدان
کہ جنت ہی یا بزم شاہی ہی یہہ
فلک پر یہہ دیتی ہے زہرہ دعا

یہہ عشرت فزا بزم جم جم رہے — سدا رشک جمشید قائم رہے

بہار جوانی رہے جوش مین — رہے دلبر عیش آغوش مین

فلک پر رہے جب تلک مہر و ماہ — رہین شادمان تخت شاہی پہ شاہ

خدای جہان داور کارساز — کرے دمبدم عمر اقدس دراز

لکھون مین یہی اب سخن کے دعا — کہ اسوقت ہین در اجابت کے وا

رہے رایت شاہ خورشید اثر — سدا زینت دست فتح و ظفر

ہمیشہ رہے چشم حاسد کی کور — رہین سارے دشمن ہم آغوش گور

الہی رہے جب تلک آسمان — رہین تخت شاہی پہ شہ شادمان

در مدح صاحب عالم کیوان جاہ میرزا محمد حسن خان بہادر

یہ صاحب عالم عالی جناب — بنصرت قرین با ظفر ہمرکاب

کرون کیا سخاوت کا اوسکی بیان — غنی فیض سے جسکی ہے سب جہان

یہ حاتم یہ جعفر یہ معن و نظام — ہوئی اوسکی ہمت کی یہہ سب غلام

نہ ہو کسطرح رشک نوشیروان — کہ بیٹا وہ فرزند شاہ جہان

رہے جب تلک یہہ زمین و زمان — رہے مہربان اونپہ شاہ جہان

رہے سایۂ رأفت شاہ مین — اور شاہ جہان حفظ اللہ مین

ہمیشہ رہے دل سے حاصل مراد — رہین شادمان شہ کی سب خانہ زاد

آغاز داستان شہزادہ گل و دوچار شدن از صنوبر پری

ہوئی نغمہ زن عندلیب قلم — کرون داستان ایک رنگین رقم

یمن مین تھا اک شاہ عالی مقام — فریدون حشم شاہ رعنا بنام

عجب نوجوان اوسکا تھا ایک پسر
مرادون کی [illegible] دلفریب
بلاخیز بالا بہت نازنین
وہ جعد معنبر سیہ مثل مار
قزلباش غمزہ و ترک نگاہ
وہ جوش جوانی عجب دلربا
کہون کیا وہ اوسکی لب لعل فام
صفائی وہ دانتون کی آئی نظر
جوانی کی چہرہ پہ چھائی بہار
وہ چاہ ذقن مہوش خوبرو
لب برگ سی گل جو چومین وہ ہاتھ
نزاکت کمر کی لکھون اوسکی کیا
دبی سر پہ یکتاج رشک قمر
سجی تن پہ ایک ایسی شاہی قبا
وہ ہیرےکا تکمہ فروزان کمال
وہ کوئی گریبان خورشید ہے
جواہر سے ہر ایک عضو پہ خوشنما
جدہر ہو نکلتا تھا وہ ماہ وش
شب چاردہ چاندنی سے تہی کہلی

سہی قد پری چہرہ رشک قمر
سن و سال سولہ برس کی قریب
کہ جسکی بلائین قیامت بہی لین
دل عشاق کا جسکا ادنی شکار
یہ سب خانہ زاد ان چشم سیاہ
وہ اوبہرا ہوا سینہ دلکش ادا
ہوئی جمع یکجا یہ خوبی تمام
کہ در درج یاقوت سلک گہر
وہ عارض کہ گلزار کیجے نثار
کری چاہ نخشب کو بے آبرو
جہان بستہ ہوجائین بوسونکی ساتھ
کہ تحریر خونسے یہین لیجکا لگا
کہ سیراب ہوجیسی باغ نظر
کہ استر لگا حلہ [illegible] کا
گریبان مین کنٹھا لگا جون ہالہ
وہ کنٹھا ہلال سر عید ہے
بدن پر چمن حسن کا کہل رہا
اودہر خلق گرتی تہی کہا کہا کی غش
لگی اوسکے دلکو نہایت بہلے

ہوا صحن پر ماہ کا یون ظہور — بہار طرف جیسے دریای نور
خوشی دلمین خاطرین از بس فراغ — ذرہ سیر کرنی چلا سوی باغ
چلا ناز سی ایسی وہ مہوش چلن — کہا تا ہوا اپنی تن سے کی پہن
خواصین عصا لی مرصع تمام — چلین آگی کرتی ہوئی اہتمام
گیا اوس روش سی چمن پر گذر — گلستان مین جس طرح باد سحر
سجا گل و بوٹی سی ایسا وہ باغ — کہ لالہ سی ہی جسکی جنت کو داغ
سہانا تہا صحن اور پہول چمن — درختون پہ تہین بلبلین نغمہ زن
کہلی نرگس و لالہ و نسترن — چنبلی اور جوہی چمن کی چمن
بگردِ چمن نہر آب روان — شدہ جدول صفحۂ کہکشان
روش پر پلنگ یک مرصع بچھا — ہوا جلوہ گر اوس پہ وہ دلربا
معطر تہی وہان ایسی ٹہنڈی ہوا — کہ جہٹ غنچۂ دل کو دیتی کہلا
گل و نسترن کی وہ بوباس سونگھہ — گیا سر کو تکیہ پہ رکہہ کر کی اونگہہ
ہوا وہان جہان گل تہا یہہ جلوہ گر — قضارا صنوبر پری کا گذر
نثار اوس ... عالم پہ سو دلسی ہو — اوتارا پری سینی وہین تخت کو
بہت سا نشا کار کہہ کی سینین باب — دبی پاؤن آئی وہ اوس گل کی پاس
نشہ سی مئ عشق کے جہوم جہوم — لیا گل سی کے منہہ کو کئی بار چوم
نشی سی وہ بو سونگی گہبرا گئی — کہ سجون سی عشق کی کہا گئی
سراسر اوس پری نی وہ گل سی کیا — تو گہبرا کی انگڑائی لیکر اوٹہا
وہ سب آنکہین بکہری ہوئی بال مین — غزال ختن جو پہرین جال مین

ہوا کچھہ جو شب وہ مست خواب
وہ چہری کا عالم ہہد کی کا رنگ
جواہر کی ویسے ہے بازو پہ پر
بدن مین بہرا سب جوانی کا رس
بلا جیب غضب ناز چشم سیاہ
دمک چہرہ پر ساری خورشید کی
دہن غنچہ سان اور لب برگ گل
وہ پشواز ساری جو اہر نگار
مغرق جہلا جہل کی اٹک اوڑہنی
اور لوس اوڑہنی پر بنت کی چمک
سجیلی وہ انگیا نزاکت کا کام
کہون کیا کٹوری کی اوسکی پہبن
وہ پاپجامہ بیک چین کا بی بدل
وہ شلوار بند اوسکا آویزہ دار
کہان تک کرون حسن اوسکا بیان
پری دیکھہ کر گل ہوا دلمین شاد
لڑی انکھہ سی انکھہ مستانہ وار
محبت کی ہین گرم بازاریان
لگا ہونی سودا ہی دیوانگی

یہہ دیکھا کہ بالین پہ ہی ماہتاب
جسی دیکھہ ہو جاہی خورشید دنگ
وہ براق سا چہرہ رشک قمر
سن و سال پوچھو تو چودہ برس
نشیلی سی چتون رسیلی نگاہ
بیاض گلو صبح امید کی
دو چشم سیہ مست جیون جام مل
کہلی تن پہ جیسی چمن پر بہار
کہ تار شعاعی ہے سی گویا بنی
فلک پر نمایان ہو جیسی دہنک
مہ و مہر ادنی ہین جسکی غلام
لگی گرد خورشید کی سی کرن
کہ جسپر سی جاوی نظر بہی پہسل
بندہا جسکی جنبش سی دل کا قرار
ثنا و صفت مین ہی عاجز زبان
کہا میری گہر بیٹھی سی آپکی مراد
دل و جان ہوی سینہ مین بیقرار
لگائی نہانی یہہ دلمین دکان
دیا دونون نی دل بہ بیعانے گئے

اثر عشق نے گل کیے دل میں کیا ۔۔ سہیل آنکی کی ساتھ دوستی کیا
عجب حسن ہی اور عجب ناز ہے ۔۔ نہین ناز بالکل یہ اعجاز ہے
کرم آپ نے اپنا مجھ پر کیا ۔۔ یہہ فرمائی آپ کا نام کیا
کہا ہنس کے اک بھولی انداز سی ۔۔ کہ کہتی ہین شاید صنوبر مجھے
بہت آپ ہین گرم شیرین کلام ۔۔ ذرا ہم سنین آپ کا بھی تو نام
کہاتا تھا اب تک تو گل میرا نام ۔۔ مگر اب سی قمری ہون تیرا غلام
ہوئین باتین جب اسطرح چاہ کے ۔۔ ہوس نے دلون مین بھی کچھ راہ کی
حیا نے کیا درمیان سی کنار ۔۔ لگی ہونی آپس مین بوس و کنار
ملی چھاتی سی چھاتی اور لب سی لب ۔۔ خوشی سی پھڑکنی لگے عضو سب
لب و چشم و سینہ پھڑکنی لگے ۔۔ نزاکت سی سینی دھڑکنی لگے
صفائی بدن نی کیا اثر یہ کل ۔۔ کہ گل در صنوبر صنوبر بہ گل
مزی سی ہوئی ایسی بوسون کی مست ۔۔ کہ ہون جیسی مدہوش روز الست
صنوبر کا عالم دو بالا ہوا* ۔۔ گل ناز پروردہ لالہ ہوا
وہ یون مست عشرت تھی باکدگر ۔۔ لگی اس سمین بر فلک کے نظر
گئی اُنکی بس جو اتنی مین چشم فلک ۔۔ ہوئی صبح باہم سی کچھ یک بیک
ہوئی نوحہ گر منبر شاخ پر ۔۔ تصوّت جگر سوز مرغ سحر
ہوئی چشم گل اشک شبنم سی نم ۔۔ لگی پیٹنی چھاتی سگلے سے زغم
پری کو زبس اپنی ماں کا تھا ڈر ۔۔ اوٹھی جھاڑ دامن کہا آہ کر
کہ اب چاہیے اس وقت جاتی ہون مین ۔۔ بنی گا تو پھر شب کو آتی ہون مین

تمہین جانتی ہون اپنی دل کو دیئے | ذرا اسکی رہنا خبر تم لیئے
کہا گل نے پہر اشک ای میری جان | مجہی چہوڑ جاتی ہو بسمل کہان
کرو حال پر میری کچہ تم نظر | کیا عشق نے میرا ٹکڑی جگر
پری دلمین گہبرائی سنکی پہر کی آہ | لگی کہنی گل سی کہ ای رشک ماہ
مین دلسی اگر ہونگی تجہہ پر نثار | کرون کیا کہ میرا نہین اختیار
یہہ کہہ بیٹہہ کر تخت اوپر چلے | لگی گل کو ہونی بہت سے گلے
گرا بس یہہ کمہلا کی اوسجا سی پی | خزان مین گرین پہول جیون ڈال سے
روانہ ہوا پر سوا تخت اودہر | لگا کہنچنی دل پری کا ادہر
اوڑا یا سبہی تخت بر جان تنگ | اوڑا چہرہ سی وہ جوانی کا رنگ
جگر مین غم انکہون مین نم دلمین درد | لب نازنین پر فقط آہ سرد
نزاکت سی جو کر نہ سکتی تہی ناز | اوٹہانی پڑی اوسکو سوز و گداز

خبر دادن شمشاد نامی پری زاد مادر صنوبر برا بر عشق گل و صنوبر و مبتلا شدن صنوبر بقید پرستان

بہنی عشق سی تہی پری در غضب | ہوا اور تسپر غضب [illegible]
کہ شمشاد نامی پری زاد تہا | پری سی تہی کیا اوسنی کچہہ ادا
نہ مانا پری نی جو اوسکا کہا | یہی بغض تہا اوسکی دلمین بہرا
ہوا تا کہان اوسکا اودہر گذر | صنوبر اور گل کو بہم دیکہکر
زبس آتش رشک سی ہو کباب | گیا گہر صنوبر کی دوڑا شتاب
صنوبر کی ماں سی وہ سب ماجرا | جو دیکہا تہا اوسنی بعینہ کہا

یہہ سن اوسنی غصی سی گردن ہلا
ذرا آوی تو پاس میری سہی
وہ بیٹھی تہی غصی سی غم مین بہری
بہری اشک انکہون مین چہرہ اوداس
نہ رنگت وہ باقی رہی اور نہ نور
وہ ملکہ بھی پیشواز سر کی سی ہین
کہا پیس کی دانت ابرو کو تان
بہلا تو بی کم بخت جا جا کی باغ
صنوبر گئی کانپ ہو سہمگین
غرض ہو کی غصی سی چین بر جبین
جدائیکا غم دلمین تہا بس بہرا
غم ہجر سی جی سیکلنی لگا
وہی رشک خورشید تصویر یار
کہا [illegible] کا کچہہ نہین غم مجہی
ذرا جا بی کیا حال اوسکا ہوا
مین لونڈی ہون اوسکی ہمیشہ کو گر
صنوبر کی اس حال پر رحم کر

کہا لو سنو یہہ نیا گل کہلا
بنائی ہی ہون کیسا ہی اصنی ابہی
کہ بس وون ہی بہو بہی صنوبر بری
برا کہنہ ہجران سی ہوش و حواس
ہوا چہرہ پر عشق کا سا ظہور
ہوا دیکہہ کی اوسکی ماکو یقین
ارے آج ابتک رہی تو کہان
لگا یا یہہ بس میری عزت مین داغ
کہ وہ تہی نزاکت بہری نازنین
صنوبر سی ہاتی لیا تخت چہین
یہہ رونیکا گویا دلاسا ملا
جگر خون مژہ پر آو بلنی لگا *
ہوئی مردم دیدہ اشکبار
مگر چہوڑ آئی تہی غشمین اوسی
کہ وہ مجہہ سی بی جان و دل سی فدا
بہری گل کی لا دیوی کوئی خبر
دلا تو ہی لی چلکی گل کی خبر

بہوش آمدن گل از حالت عشق و بیتاب شدن بہر ہجر جگر دوز و دردِ فراق جانسوزِ صنوبر

تلپنی لگا کانپ دھر پر — قرنبیق خورسی گلاب سحر
کوئی جیبن اوتہین اپنی موہنہ ہاتہہ دہو — ہر ایک اپنی عہدہ پہ ہوشیار ہو
کوئی آفتابہ لئی لعل کا — چلمچی جہڑ اور کوئی دلربا
کوئی ماہ رو آئینہ ہاتہہ مین — چلی لکہ شتی پوشاک کی ساتہہ مین
وہ یون گل کی سب گرد آئین نظر — ستارون کا جہرمٹ جیون ماہ پر
یہہ دیکہا کہ گل ہی زمین پر پڑا — نہ وہ حسن چہرہ کا باقی رہا
ہوا دنگ یکبار کے سب کا دل — لگین کرنی تدبیرین آپس مین مل
چہڑکنی لگے کوئی موہنہ پر گلاب — کوئی لخلخہ جا کی لائی شتاب
کوئی نازنین پنکہی جہلنی لگے — کوئی عطر تلوونمین ملنی لگے
کہ اتنی مین گل آیا کچہہ ہوش مین — نہ پایا پری کو جو آغوش مین
کیا بادۂ شوق نی دل مین جوش — پراگندہ ہونی لگی جان و ہوش
نظر جب اوجالا سا آنی لگا — اندہیرا سا آنکہون مین چہانی لگا
مچائی محبت نی سینہ مین دہوم — ہوا دل پہ فوج الم کا ہجوم
غم و درد ہو ہو کی سینہ مین سر — دکہانی لگے اپنا اپنا اثر
گئی دل کی سب بہول فرزانگی — ہوا سینہ ویران دیوا سی نگر
ہوا اوسکو دشوار دل تہامنا — کبہی تو تڑاتوت کا سا مزا
غم ہجر سی بس تڑپتا ہوا — وہ ناچار بارہ دری تک گیا
دتی پر وہی چہوڑ را چہپ کہٹ مین جا — رہا لیٹ موہنہ ڈہانپ رونی لگا
کبہی ہو کی ہجران سی بیکل کمال — تڑپتا تہا بستر پہ بسمل مثال

کبھی شدتِ غم سی ہو نیم جان
لگی کان آواز گھڑیال پر
کبھی گرمیِ غم سی جاتا تھا کانپ
تبِ ہجر مین شمع سان دل مین سوز
کبھی دوڑ دوڑ اوٹھہ کی چلین گی راہ
کٹا روزِ شامت ہوئی جب کہ شام
ہوئی عشق کے حسن مین سبھی ہونڈ
اوسی زلفِ شبرنگ کا دہیان تھا
ہوا شعلہ خیز اوسکا ہر موی تن
بندھا تھا جو فرقت مین رونی کا تار
ادا اور کرشمہ اور انداز و ناز
جنون کو کھلا اوس سے ہو ہمسری
سرِ شام اوسنے ہوا جلوہ گر
روِشون پر وہ فرشِ سراسر نگار
وہ روپہ جواہر کی بیرنگیان
چنی آگی ایک ڈالیونکی قطار
ہوا آکی مسند پہ گل جلوہ گر
وہ کیفیتِ باغ و سارے بہار
تھہ پاس گر یار حوری سرشت

وہ رو رو کی کرتا تھا آہ و فغان
گھڑی چین فرقت کی پیشِ نظر
کبھی رونی لگتا تھا موہنہ ڈہانپ
کٹی ہای شامت بہر اکب یہہ روز
کہ کتنا رہا دن یہہ کرتا نگاہ
کی آرایشِ عاشقانہ تمام
بجای مسی لب پہ آہون کا دود
یہی سرمۂ چشمِ فتّان تھا
بنا بس یہہ زرتار کا پیرہن
گلی مین ہوا بس یہہ موتی کا ہار
ہوئی حیرت و آہ و سوز و گداز
کہ ہو شیشۂ دل مین جب کلی پری
کہ جب جا ملی تھی وہ رشکِ قمر
کہی اطلسِ چرخ جسپر نثار
بھرین جس کے جسمین نیر تکمبان
بھری اوسمین نارنج و سیب و انار
ایک انداز سی گتھنی تکیہ پہ دہر
مگر گل کی آنکھون مین تھی مثلِ خار
تو دوزخ سی کچھ کم نہین تھی بہشت

بہری تھی زبس دلمین شب کی بہار ‏— صنوبر کا کرنے لگا انتظار
غم و درد آکر ہوئی اوسکی یار — کیا بیقراری نے دل مین قرار
کبہی بیٹھ جاتا اوٹھاتا کبہی — مگر دل نہ اوسکا بہلتا کبہی
نہ جہپکی ذرہ بہی پلک سی پلک — بندہی ٹکٹکی اوسکی سوی فلک
نہ آئی پری اور گیا وقت ٹل — چلا گل کا سینے سے بہی دم سا نکل
کبہی ہوکی بیتاب بہرنے لگا — کبہی اشک سان غمسی گرنی لگا
اوٹھا اتنی مین ابر پرزور و شور — کیا ابر غم نے ادہر دل مین زور
اودہر بس ہوا سرد چلنی لگی — ادہر سانس ٹہنڈی نکلنی سی لگی
تڑپنی سے لگی برق رخشان وہان — چمکنی سے لگی آہ سوزان بہان
گرجنی ہی بادل سیہ مست اودہر — بہت شور کرتی تہی نالی ادہر
گیا بندہ برسنی کا وہان جبکہ تار — ادہر دیدۂ غم ہوئی اشکبار
برستی برستی جو کچھہ تہم گیا — تو بس غوطہ مین مینہ بہی ایکدم گیا
روان آنسوونکا جو دریا ہوا — حبابون سی بسکی بہہ دیدہ تہی وا
کیا تب سحر نے گریبان کو چاک — ہوئی یاس گل کو گرا درد پاک
سحر دیکھہ کر ہوگیا رنگ فق — جگر بہی ہوا جوش کہا کہا کی شق
کیا تاب و طاقت نے دلپر خطاب — دیا خواب و خورنی بہی اوسکو جواب
کٹی انتظاری مین دس پانچ روز — نہ آئی پری تب بڑہا دل کا سوز
لگی عشق کی دل مین اوٹھنی ترنگ — دکہائی محبت نے کچھہ اور رنگ
جو پہنچی کو پانی کسی نے کہا — لہو کا سا بس گہونٹ پی رہگیا ؏

سدا خون دل اپنا پینا اوسی / غم و درد کہا کہا کی جینا اوسی

جو بولا کوئی یہہ سو نہہ کو لیا / جو جہیڑا کسی نی بہت رو دیا

نہ کہانی نہ پینی نہ سونی سی کام / شب و روز بس اوسکو رونی سی کام

فصد نمودن گل بمشورۂ طبیبان

پدر دیکہہ بیٹی کا اپنی یہہ حال / ہوا اوس تفکر سی غمگین کمال

اسی رنج سی ہو کی اندوہگین / گئی جمع دانا ہی روی زمین

طبیبون سی لی تب نبض گل دیکہہ کر / کیا مشورہ سب نی مل فصد پر

بلایا سلیقی سی فصّاد کو / دیا حکم سب نی کہ ہان فصد لو

بندہا بازو پر فیتہ زر لفت کا / کہ جون شاخ گلبن سی لپٹی ہی مار

رگ گل پہ جب اوسنی نشتر دیا / روان اوس سی فوّارہ خون ہوا

رگ عشق نی تب کیا دلمین جوش / ہوا اوسکو معلوم وہ نیش نوش

کہا گل نی فصّاد دہی مرحبا / قسم ہی تجہی میری کہہ خدا

کئی دم بدم بولنی نشتر لگا / کہ ہی ہمین نوک مژہ کا مزا

صنوبر کی مژگان کی ارمان مین / یہی کاوشین ہین رگ جان مین

بیقرار شدن گل و فہمانیدن دل

شب ہجر نی یہہ دیا گل کو داغ / کیا عشق نی دلمین روشن چراغ

شب ہجر سی جی نکلنی لگا / تف غم سی جون شمع جلنی لگا

جو زلف معنبر کا دہیان آگیا / لگا لوٹنی سینہ پر سانپ سا

جو یاد آئی جلوی کیی اوسکی جہلک / گئی برق حیرت کی دل مین چمک

بہت حال جب غم سے ابتر ہوا ۔ یہہ رو رو کے تب دل نے گل کے کہا
کہ ہے عشق مین ہم کو اس سے مراد ۔ فراموش اب ہو یہہ ہی اسکی یاد
اور آوارگی اسکی سے یہ ہی راہ ۔ بس آبادی اسمین ہی ہو یا تباہ
لیلیٰ و مجنون نل و کوہ کن ۔ پھری سب یہہ دیوانے بن بن کے بن
ہوئی دشت غربت مین جب وہ غریب ۔ ہوا تب کہین وصل اونکو نصیب
اگر مرد ہے دشت مین ہو روان ۔ کہ رونا فقط ہیگا کار زنان

روانہ شدن گل بجانب صحرا و گرفتار شدن پدر و مادر در بلا

یہہ سمجھ دل مین گل اوٹھا یک بیک ۔ گریبان کو کر چاک دامان تلک
ہوا اوٹھ کے یار کی یون دوان ۔ کہ جیون طفل اشک آنکھ سی ہو روان
نکلنے سے گل کے ہوئی جب کہ دھوم ۔ کیا سب نے آ گرد اسکی ہجوم
دی زیور نہ اسواسطی تا ہو در ۔ دہری گل کی زنجیر پیش نظر
کہا گل نے کیا اسمین تاخیر ہے ۔ اگر قید کی میری تدبیر ہے
تمہارا نہین اسمین تقصیر ہے ۔ یہہ زنجیر قسمت کی تحریر ہے
یہہ سن باپ نے غم سی نعرہ کیا ۔ لگا گل کو سینے سی رو کے کہا
کہ روتی ہے جب اپنی جو تجھکو قید ۔ مجھے اپنی جینے کی اب ہی امید
جو ماں نے سنی نقل یہہ پر غم خبر ۔ خواصین لگین چاک کرنے جگر
سر پیٹ اپنے دانتون مین انگلی دبا ۔ لگی کہنے ہے ہے غضب کیا ہوا
سسکتی ہوئی باولی اسکی بہن لگے ۔ کنوئی مین کوئی جا کے گرنے لگے
عجب ماں کی اس غم سے حالت ہوئی ۔ گری یون زمین پر کہ گویا موئی

ہی

برنگ ازبس کہ گل کے جہوٹی تہی … سمن بو پری چہرہ رشک چمن
گلی کہنی اپنی لوگون کو … میرا چاند سا گل کیدہر کو گیا
میرا میاں ہی تو ہی بہت نازنین … قدم بہر بہی چلنی کے طاقت نہین
نہین گرمی گل کی اور کو تاب … وہ اور ہی بہی گرمی آفتاب
کبہی دوڑ دوڑ اوٹہہ کی کرتی تہی آہ … لگی گرنی غش کہا بحال تباہ
لگا ہونی ماتم زبس مرد و زن … غم آیا وہ کسر ہوا وہ یمن
قیامت سی اوس وقت برپا ہوئی … زمین اشک سی وہان کے سب دریا ہوئی
غرض گل کی پیچہی روان یکجہان … تحیر کنان اور آہ و فغان
جہان کا رہا اوسکی پیچہی ہجوم … اسی طور سی تابسر حد روم
غرض آ گیا یوں ہی سب … پہری آہ و زاری کنان خانمان

صحرا نوردی گل در فراق صنوبر

پہرا تہا زبس گل کی سر پر جنون … چلا ہو کی تنہا بحال زبون
نہ مونس کوئی اور … رہا … فقط ایک غم اوسکا ہمدم رہا
غرض ہلا کو … دلون سی کے وہ دہو ہین وہ دادو کی اوس
… ابن خار … کہا دل سی یہ بہی جنون کی بہار
کبہی ہو کی مشغول سوی خدا … یہ کرتا دعا تہا بصد التجا
لکہی ہجر مین گر ہو میری اجل … تو اتنا ہو ای خالق عزوجل
میری خاک سی جو اوٹہی ایک غبار … گذرتا و جانان یہ کیجو نثار
صبا سان کوئی دم نہ ہو میرا تہین … ہوا دن کہین تو ہوئی شب کہین

نہ ٹھہرا کہیں ایک دم بھر ذرا
نہ کوئی دم جب کہ غم سے لگا

نہ تھی ایسی جنگل سے کوئے بلا
کہ جسمیں یہ گل نہیں مبتلا

کہیں آگ کی گرم افغان کیا
کہیں آہ دل سے سودا کیا

کہیں مارے بارش کی حیران ہوا
کہیں ابر سے غم کی گریان ہوا

کہیں باد صرصر سے ویران کیا
ہوئی کہیں دل پریشان کیا

رہا وہ نہیں ایکسا ایک دشت گرد
اور اٹھائی جھانکی بہت گرم سرد

افتادن گل بزیر سایہ درخت از غایت نقاہت وشدت ہجران وشنیدن بیتابی صنوبر از زبان طوطی

گذر ایکدن ایسی چمن ہوا
کہ کس دن نہ دانا و پانی ملا

غم و ضعف سے ہو بہت ناتوان
گرا ایک شجر کے تلے سائبان

تھی طوطی و مینا کسی شاخ پر
تلے جس شجر کی تھا گل جلد گر

رہی جب کہ کچھ باقی تھوڑی سی رات
کہی تب یہ مینا سے طوطی سے بات

نہیں کرتی تم آج ذکر خدا
کہو [illegible] او [illegible] کہکر [illegible]

کہا کچھ نہ پوچھو اُدواسی کا حال
کہ اسکی [illegible]

کیا جب کہ مینا نے اصرار سا
تو طوطی نے [illegible]

کہ میں آج والی کے ارمان میں
گئی سیر کرنے پرستان میں

وہاں ایک دیوار پر بیٹھی جا
نظر آیا مجھکو عجب ماجرا

تر و تازہ اک باغ ہے سب رہبر
کہ سیراب ہو جسسے باغ نظر

شگفتہ گل و لالہ سے سب چمن
چنبیلی کہیں اور کہیں نسترن

روش

روش [illegible] بر [illegible] سخن نسب با [illegible] صفد
[illegible] اب [illegible]
م
[illegible]
ہر ایک نہر [illegible] جڑین روان
ہزارون وہان [illegible] مین نغز ریز
ہوا [illegible] بوستان مین بصد دلبری
[illegible] ایک انداز سی
[illegible] دلربا *
[illegible] اوسکی سب تنین نور
[illegible] تصور مین تصویر سے
[illegible] جی مین لب پر فغان دلمین غم
[illegible] الے چہرہ پہ بکھرے سی بال
[illegible] عجب [illegible] بار
[illegible] تہہ تہی سر بسر
[illegible] کا [illegible] بردہ ہوان
اور ایک اوڑہنی تہی جیسی دوش پر
[illegible] گرد یون اوسکی [illegible] ری کرن
وہ یون گر [illegible] سے آئی نظر
بنا جال [illegible] جامہ پر جو ستنا

نسیم سحر جلوہ گر ہر طرف
کہ ہون جیسی معشوق کی لعل لب
کہ ہو دست محبوب مین جیسی جام
روش غیرت سینۂ شاہدان
بعوث خوشی و نعرۂ عشق خیز
کہڑی سایۂ نخل مین ایک پری
کمر کو جہکائی ہوئی ناز سے
وہ اوبہرا ہوا سینہ دلکش ادا
مگر چہری پر عشق کا سا ظہور
کہڑی تہی وہ غمدیدہ دلگیر سے
سراپا ہی شکل رنج و الم *
پریشان سراپون کا ہو جیسی حال
کہنچا چشم مین سرمۂ انتظار
کہ تو نے نہاتہا انکہون سی خون جگر
زخون جگر سر بسر رنگ پان
رنگی رنگ مین عشق کی سر بسر
کہ مژگان خون ریز کی جیون پہبن
مشبک ہو عاشق کا جیسی جگر
کہ جون انکہین حیران کی ہوین وا

ہموم [illegible] ہجر سی سب بدن
تہکہا ہی کے بند و ورنہ بینی سی کام
غم ہجر [illegible] انگا ہ
نہیں [illegible] اپنی کچہہ مجکو غم
میرا ہجر مین جا ہی بجے یار ہے
کبہی سوز سی دل کبے ہو دردمند
کرون حال دل کا ہی کیونکر رقم
ترقی پہ ہی سوز دل دمبدم
جو ہو جا ہی دل جلکی سینہ مین اگ
اید ہر عشق سے بنی ہو کی آتش فشان
ہر ایک مو سی شعلہ نمایان کیا
جلا شعلۂ غم سی دل سر بسر
ٹپکتی مین انکہون سی لخت جگر
ہوا [illegible] زن یون [illegible] اشقار
جلا کرتے ہون سوز غم سے ہر
ترقی پہ ہی سوز غم ہر گہڑی
مژہ گل فشان اشک [illegible]
لگا عشق آرام دل لوٹنے
ہوا ہی سی اوڑتی ہتی جہرہ پہ آہ

[illegible] دیدن [illegible]
[illegible]
[illegible]
مجہی [illegible] ہ
وہ گل [illegible] جیسا [illegible]
یہ رو رو کی پڑہتی ہتی [illegible]
جلی سوز غم سے
بنی ہو [illegible]
الٰہی سے لگی ایسی جبینی
جلا ہی میری شمع سان آ
میری کوشش سر وچراغان کر
نہین [illegible] زیست آئی [illegible]
گر [illegible] بہتر
جہتی جسطرح [illegible]
جلی جیسی [illegible]
ہو ہی او نکلی او نکلی میری [illegible]
شرر جیون ٹپکتی ہین مہتاب سے
لگا ہاتہہ پاؤن [illegible] دم جہوٹنے
غم سوز دل سے جدا ہے تباہ

… ی ہے | غم گل سے کرتی ہی موتی …
… اور … | وہ … سے معشوق …
… | کہ جب … مجبور …
… ہول | کیا وہ … ہول
… | گر … یوں کرے آہ وفغان
… | کہتی ہیں یوں دل کو ہی دلسی راہ
… اپنی … | ہو اگر سے مجنون کی وہاں خون …
… دنی … | تو شیرین نے مرنا گوارا کیا
… کو غم چاہ مین | اوٹھا ہی وہ یوسف نی بھی چاہ مین
… کے سوز کا ہے اثر | جلا کرتی ہی شمع بھی تا سحر
بھلا طوطی ایسی کوی بات … | پری اور گل کی ملاقات ہو
… مین صیاد … نے تمام | بچھایا کرن سے فلک پر جو دام
… | جو طوطی و مینا کو آئے نظر
… دشمن سمجھنہ جلد … | گئے دو نو سجا سے پرواز کر
… طوطی خوش بیان | لگی اوڑنی غم سے ادہر گل کی …
… سی کلی بس دل کی دل ہی مین بات | دکھائی فلک نی عجب واردات
اسی رنج سے ہوئی غمگین کمال | … مرغ بسمل مثال
لگا کرنی … سی آہ وفغان | خفا … سے ہوئی اوسکی جان
روانہ ہوا … | تف غم سے روتا ہوا زار زار

... مین ... برکنار دریای ... ر نار و دو جیا ... شدن ... حضرت خضر علیہ السلام

... سیر روان　　بجے
... روح　　رہی ہو
نظر آیا جب ایک بحر ...　　...
نظر آیا درویش ایک خرقہ پوش　　...
عیان چہرے سی سب عبادت کا نور　　کہا ...
کہا دیکھ درویش کو با طرب　　مطلب کا گوہر ...
کہا سامنی جا بعجز تمام　　کہ ہی ... فرخ علیہ
مین ایک مرد عاجز گنہگار ہون　　کہ دام جنون مین گرفتا
میری حق مین اب کچھ دعا کیجئے　　مجھے یار بحر خدا ... کیجئے
یہ سن اوس سے تب خضر نی رحم کھا　　پکڑ ہاتھ ... بار اکدم مین ...
وہ لرزان تب غم سی جیو آفتاب　　...
چلا جب وہان سی وہ ... راہ　　پڑی ایک عمارت ...
اوٹھ کی قدم آیا جب اوسکی پاس　　یہ دیکھا عا...
جڑاؤ مین ... اوسکی بنا　　زمرد کا خوش رنگ تہا تک ...
جوان نی مکان دیکھ لرلب ...　　جو جاتا چلوان آگے در پایا بند
لگا کرنی حسرت سی آہ و فغان　　گرا آبا ہی ... سایہ سان
ہوا ناگہان یک پری کا گذر　　وہان ... سا وہ گل جلوہ گر

ہوئی جان لور دل اسی او…

…غ طالب … ات … بر ہم … و در…

…من گل از … بر … گر…

…ث ادا … الملہ

…ہا مین … رہہ مین آتی ہون بی

… بہت سا تو پچہتا نگا

…تہہ ماز … گئی آپ اودہر وہ سرو جوان

…سی گل جو گہبرا گیا … ادہر اور اودہر غمسی پہرنی لگا

…مین پہری پہر گیا … یہہ دیکہا کہ ہی طاق مین گل دہرا

…یا منع کرنا وہ پہول … لیک طاق پرسی اوٹہایا وہ پہول

…باغ غم … جو … گل چہوا … وہ سب باغ برہم و درہم ہوا

…تہا ظلمات کا … وہ کار … اوسی گل کی گویا تہی ساری بہار

… ایران … ہا … فقط ایک کف دست میدان رہا

…دلمین حیران تہا … بس اوپر … سی غضب اور اوٹہا

…بلد … پیرزن … بہت اوسکو آتی تہی جادو کا فن

…سی دیکہہ جلدی سی نزدیک ہو … گلی مین دیا باند … کو

…گلی مین جو رومال گل کی بندہا … تب تہا … وہ شکل آہو ہوا

جوان پر یہہ مشکل جو تازہ پڑی … گئی ہول و حشمت کی سب … گڑی

اوٹہا کی ہرن اور رکہ … پشت پر … چلی جلد وہ وہانسی لی اپنی گہر

ک زن اور تنہا ی راہ

ن ...

کہا پیر زن ... ن ... دی

... ہے | آ

تھی | نہیں

بہلہ عجب سی کچھ اد ... ن | رو

تو اوس دوسری نے کیا سحر عیاں

جو پانی سے وہ آگ بجھنے لگے | ... شیر ...

دیا پھینک آہو کو کچھ نہ دیر | ہوئی یہہ بھی جا ...

لگی چلنے بس وانو گہاٹون کی چوٹ | رہین پر گرین دو نو ...

تو بیچارہ آہو نے فرصت سی پا | بھری چوکڑی یہہ گیا ...

شب و روز کرتا تھا وحشت مین گشت | بیابان بیابان او ... دشت دشت

رسیدن گل بشکل آہو در باغ دلپسند پری معہ بادشاہ جنات و باز انسان شد

بیابانون مین پھرتا تھا یہہ ہرن | نہ ایک باغ آیا نظر

صنوبر کا تھا دلمین بس ایسے داغ | گیا جب ...

وہان پر آ کے دیکھا عجب ہی بہار | کہ باغ ارم او سے لیجی ...

چمن کی روش پر ... کمال | کھڑی دلکش و دلربا سب نہال

زمرد کی پتی اور بیرون کے ... | پھل و پھول ... کے لال لال

لگی گچھی موتی کی ہر تاک مین | ثریا لگی ... تاک مین

زمرد

[illegible]

حوض

[illegible]

کہرے ... پریک پری [illegible]
... زرک ... زبے
بہرا حسن ... سینہ تین رنگ صفا
کسن کا جوبن بہری چہاتیان
بہکتی ... سر بسر سرکی مو
ذات اوسکی ... گویا لڑے
... ریلہ
... رخ یاسمن
... ن ہی گذار
کہہ حیران ہوا دیکہ ... وہ باغ گل
لگا کہنے یارب یہہ کیسا ہی ظہور
کہڑا تہا یہہ گل نمن حیران سا
اوٹہا ہاتہہ کر حلقہ او ... کر

کہ سبزی پہ جسطور شبنم پڑے
درختون پہ ... اپنی ... شور
نسیم ...
... سے بہی جو
... صنعتون کا بنا اوسمین جال
بچہا تخت یک صفحۂ حوض پر
پڑی سوتی تہی خوش بناز و ادا
کمر مین بہی بل ایک انداز سے
وہ گورا شکم صاف مہتاب سا
ہوئی عین خوبی سے ناف بس عیان
کہ رس بہتی ہو جیسی دولہن مین بو
شب قدر لب پر مسی کی دہڑے
جوانی کی ہر عضو مین سی اومنگ
... بہلا حسن کا تہا چمن
چہپائی ہین انگیا مین گویا انار
پری دیکہتے ہی گئی الہین ...
یہہ دیکہی فرشتہ ہی یا کوئی حور
کہ اتنی مین اوٹہہ بیٹہی وہ دلربا
لی انگڑائی تک آنکہہ کو بند کر

کہتی تھی ہاتھ ان کی حلقہ میں رخ کی تاب
... اسی آنکھوں میں رسیلی نظر
... سر تمام
گل ...
یہہ دیکھا کہ ہی ایک ہرن ...
پری نے کہا تب جو ان سے یہ بات
ہوا صدق ان کی جیب دائیں بائیں سے لا
گلی میں زمرد کا پٹا لگا
لگا رونی آہو بہت زار زار
پری نے کہا تب کہاں ہے ذرا
ذرا اسکو تم تو بھلا کھول دو

کہیں تو سطر ...
... لیں ... پری ... کہا
... ڈال جادو ہرن ...
... آہو ... تھی ...
کہی تو کہ کرتا تہا تو سب اپنی نشان
گلی میں ہی رومال اسکے تک
کہ آہو اسی سے تو روتا نہو

انسان شدن گل از جامۂ آہو و عرضہ داشتن احوال خود بحضور لب ندیری و رحم نمودن پری

لیکن اس نے جلدی سے ایک ...
رومال کہلتے ہی انسان ہوا
... احوال کو دیکھ کر ...
لگی کہنی تو کون ہے اے جوان
کہا گل نے رو رو تب احوال سب
یہہ سب ماجرا جب پری نے سنا

جدا جب سی رو ما ...
حمل میں سے ...
پری بیجھ گئی ... تو کچھ ...
یہہ احوال اسکا ہوا تھا کہاں
صنوبر کا عشق اور سنبر کا غضب
تب ایک رحم آ گیا کی اور پہر کہا

صنوبر کا ملنا تو دشوار تھا — مگر تجھکو مجھ پاس لایا خدا
یہہ اوسکی ... ا — مگر آگئے قسمت تیری ہم بھلا
... جالی ... ادہ گا کو ... — کہ رکھتا ہے شوق ...
... حال ... وہ دیاہ — یہیں مجھکو ہر سال جاتی ہوں میں
... مین ... ان — مگر آگئی ہی تیری قسمت کی یاں
... مجھکو نہیں ... یہہ ... — پری کی سے گئے با صد ... گیا
... تو مجھکو گل کا یہہ حال ہے کا تب — ...
اسی جور ... یا — ...
کہا آپ ... ہشیار ہیں — طرف سی پری آپ مختار ہیں

آرایش خود دیسند پری بارادہ رفتن بہ بزم فرخندہ شاہ

نیا جسم ... مغرب میں میل — ہوئی جلوہ گر یہہ لیلا سی ...
... اور ... کی پشواز کر کی درست — سجی تن پہ بند ثریا سی چست
... مہتاب کا — شفق سے لیا غازہ موہنہ پر لگا
... ہوئی بی اعتبار — سجی نازنین تن ... سولہ سنگار
... سر بسر — کہ سورج کی جسپر نہ ٹہیری نظر
جیسی پاؤں میں ... — فرشتوں کی تا نظر ...
... کی اوڑھنی ... کی تاب — نمایاں شفق میں ہو جوں آفتاب
کی اوس او ... یوں رخ — ...
وہ شبنم کی انگیا ... نگار — جسی دیکھ کر مست ہو وی بہار
وہ جالی کی کرتی بصد آب و تاب — بنی جیسی پرویزن ماہتاب
کلیدار پاجامہ ایک زرد رنگ — تن نازنین پر کہچا چست و تنگ

پڑا اگی گجھی کا شلوار بند — دروین ہوئی اوسکی [illegible] بند
ستارو نکا ماتھی پہ افشان جنا — [illegible] سرمہ اور پان [illegible]
[illegible] یون رنگ لب کا عیان — [illegible] جیسے [illegible] ان
رہی [illegible] جب انجا — بنی جیسی دولہ [illegible] نئی دلربا
چڑہی تخت اوپر دیا گل کو سیر — [illegible] سی لگی کچھ نہ دیر
غرض ایک دم مین وہ طی کر کی راہ — وہان [illegible] ان تہا وہ شاہ

رسیدن دلبند پری در بزم فرخ [illegible] و رقص نمودن باندازہای دلفریب

وہان بزم دلکش تہی آراستہ — مہیا سب اسباب دلخواستہ
بچھا تخت ایک اوسپہ مسند لگی — جواہر کے گل بوٹو ان سی سجی
اور اوسپر تہا ایک نازنین جلوہ گر — دہری سر پہ ایک تاج رشک قمر
بہت خوش طبیعت سلیمان نگاہ — کہ نام مبارک تہا فرخندہ شاہ
کہڑی باندہی صف جن وہان ہر طرف — اور [illegible] پری ایک [illegible] صف
ہر ایک حسن و انداز سی بہرہ مند — صفائی مین سب [illegible] دو چند
وہان جا کی پہونچی جو یہہ دلپسند — بنائی ہوئی زلف مشکین کمند
دیا بل کمر کو بنا ز تمام — کیا جا کی فرخندہ شہ کو سلام
نظر بہر اوسی دیکھہ کرشہ نی جب — کہا کچھ اشارہ ہی ہین حسب طلب
کیا اسنی جب غمزہ حسن و ادا — کہ اشکار مین نکلا اسرار سا
کہا شہ نی تب دلپسند آیہان — مری پاس تک بیٹھ آ میری جان

دو پٹہ بہت ہار اور بدن کو حنا
لڑیں آنکہہ سی آنکہہ مستانہ ...
لیے جب کہ مستانہ باہم نگاہ
چلا یار وان دل یہ ہاتہہ
او تہی رات نی بن کہکی بیہہ ہاتہلی
ہی جا کہڑی سامنی ناز سی
ملا کر ہر ایک عضو فرحت و ساز سی
لگی اسطرح کرنی جانانہ رقص
کیا اسطرح ناز خواہی سی بن
وہ طبا دن کی تہا پونسی ویسی کمک
جڑہین سُر پہ ویسی ہی سارنگیان
... رت دل سی سبہو نکی بہڑک
وہ گردا ... ملانا نزاکت کی ساتہہ
وہ دل مست اتہکیلیون کے لیک
وہ ہر بار گردن ملانا غضب
فلک پر سی کر مشتری نی نگاہ
کہا شہ نی ہان اونکو بلوائیے
پری نی کسی کو اشارہ کیا
جہپٹ کر لیں ایک آن کی آن نی

گئی بیٹہہ جا کہا کی بل دلربا
دل و جان ہوئی سینہ مین بیقرار
کہا مردم چشم نی واہ واہ
وہ چیتون کی خوبی ادا کی ساتہہ
اور پیشواز کو مار ٹہوکر چلے
پڑی زہرہ غش کہا اوس انداز سیے
لگی ناچنی کافر انداز سیے
کرے جیسی طاؤس مستانہ رقص
فرشتونکا لہر سی لہرایا دل
وہ تالون پہ ہر سر کی تکا دہمک
کہ تہین شمع دیپک کی مردنگیان
عیان صاف سینی سی دلکی دہڑک
وہ بجلی کے لب جہب وہ تورونکی ساتہہ
قیامت تہا آنا اور جانا جہجک
کبہی زیر لب مسکرانا غضب
کہا واہ وا واہ وا واہ وا
مجہی اونکی صورت تو دکہلائی
بجا لاکے آداب دوڑ گیا
لی آیا وہ گل کو پرستان مین

کیا گل نے آ شہ کو جھک کر سلام
با آداب شاہی و رسم تمام

ملاقات شدن گل با صنوبر بموجب فرخندہ شاہ

پری نے اشارہ کیا گل کو تب
اپنی سرگذشت اپنی رو رو کہی سب

زبس شہ نے رحم کھا کر کہا
ارے ماں تو ہی جا صنوبر کو لا

گیا جلد ایک پری صنوبر کی گھر
کیا لا کھڑا شہ کے پیش نظر

پڑی جب صنوبر پہ گل کی نگاہ
زمین پر گرا کہا کی غش کر کے آہ

صنوبر سے شہ نے اشارہ کیا
لیا اوسنے آ گل کو جھپ سے اوٹھا

صنوبر کی بو باس گل سونگھ کر
اوٹھا پایے فرحت سے خستہ جگر

محظوظ شدن فرخندہ شاہ در رقص دلپسند پری

کہا شہ نے جو چیز مانگی سو دوں
بہت آج میں تجھ سے محظوظ ہوں

کہا مجھسے محظوظ گر شاہ ہے
تو بندی کا ایک کام للہ ہی

کہا شہ نے نور علی نور ہے
نہیں ہونگا قاصر جو مقدور ہے

پری نے کہا تب وہ سب گل کا حال
سنا شہ نے تمام و بدرد کمال +

بلند اپنی کر ہاتھ ہی خدا
لگا دینے فرخندہ شہ کو دعا

جہانت بکام و فلک یار باد
جہان آفرینت نگہدار باد

دل و کشورت جمع و معمور باد
ز ملکت پراگندگی دور باد

گل نار پرور سے سن یہ دعا
بشر جن بہت مہربان تب ہوا

بلا ایک پری اور شہ نے کہا
چمن میں انہیں جلد پہونچائی آ

صنوبر اور گل کو بٹھا تخت پر
ہوا میں اسے لگے مارنے بال و پر

رسیدن گل با صنوبر پری بشہر من و شاد شدن پدر و مادرش

دیا تخت کو ڈیرا اوسی باغ مین
ہوا خشک تہا گل کی جو داغ مین

یہ بہی دیکہ کی گل کہ تازہ چمن
ہوئی غنچی فرحت سی سب خندہ زن

پہر ہی باغ کی بخت ہوتی ہی خاک
عروس چمن کا پہرا پہر سوہاگ

پڑی جو خواصون کی گل پہ نظر
ہوئین آنکہڑی اوسکی لبریز اودہر

کوئی تخت کو بوسی دینی لگی
بلائین کوئی آکی لینی لگی

نہا دہو چلی جلد خوشحال ہو
چڑہانی علم کوئی درگاہ کو

لگی ناچنی کوئی فرحت مین آ
کسی نی لپک ماکو مژدہ دیا

ہوا بس دلون سی وہ سب رنج
تو ما باپ کی آنکہون مین آیا نور

ہوئی شادمان وہاں کی سب مرد و زن
کہ تابان ہوا پہر سہیل یمن

لگی پینی پہر وصل کی رل کی مل
بجام طرب با صنوبر اور گل

لگا رہی شہر مین سب کا سب
بعیش و بعشرت بناز و طرب

لکہون اب دعا شہ دین
کہ سر گرم آمین ہی روح الامین

الٰہی رہی جب تلک یہ جہان
سلامت رہی شاہ کشورستان

برآوین سبہی شاہ کی مدعا
طفیل علی یا مجیب الدعا

تمام شد مثنوی گل شہزادہ و صنوبر پری بتاریخ پانزدہم شہر رجب سنہ ۱۲۶۱ ہجری
در مطبع مصطفائی واقع محلہ محمد نگر بیت السلطنت لکہنو باہتمام محمد مصطفی خان
ابن حاجی محمد روشن خان مرحوم بطبع رسید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در توحید جناب احدیت و تحمید بارگاہ صمدیت

تنہا ہی جہان آفرین ہی محال — زبان اسمین جنبش کری کیا مجال
اوسیکی کمالات ہین سب عیان — کری کوئی حمد اوسکی سو کیا بیان
کہون کیا مین اوسکی صفات کمال — کہ ہی عقل کل یہان پریشان خیال
خرد کنہہ مین اوسکی حیران ہی — گمان یہان پریشان پشیمان ہی
زمین و فلک سب ہین اوسکی ظہور — مہ و خور اوسی سی ہین لبریز نور
یہہ صنعت کری اوس ہی صانع سی آئی — کف خاک کو آدمی کر دکہاسیئے
نہ آوی کسو کی جو ادراک مین — سدرکہہ ! ہی وہ اس کف خاک مین
بری ہیگا تعطیل و تشبیہ سیتی — منزہ ہی وہ ذات تنزیہ سیتی
وہ ہی حاصل مزرع آسمان — کئی اوسنی دانہ مین خرمن نہان
سفید و سیہ کو نہین اوسکی بار — اوسی سی زمانی کی لیل و نہار
سوا اوسکی نقصان ہی گر دیکھئے — اوسکی ہی صنعت جدہر دیکھئے
سررشتہ خلق ہی اوسکی ہاتھہ — وہ شرب بازان تیلیون کی ہی ساتھہ
سبہون مین نمود اوسکی ہی شان ہی — یہہ قالب مین ساری وہی جان ہی

گل

گل و غنچہ و رنگ و بو و بہار
یہ سب رنگ اللہ کی نیرنگی یار

سما ارض و خورشید یا ماہ ہے
جدہر دیکھو اللہ ہی اللہ ہے

اگرچہ یہاں طرح سب کی جدا
یہ سب طرح مین ایک نام خدا

نظر کر کی ٹک دیکھ ہر جا ہی وہ
نہان و عیان سب مین پیدا ہی وہ

بہر صورت آئینہ ہیگا جہان
اوسیکی یہہ سب عکس پڑتی ہین یہان

ملک جن و حیوان جماد و نبات
جو اوس بن ہین توصیف ہی کائنات

عدم اور وجود اوس سی دونون ہین شاد
وہی ہیگا مبدا وہی ہی معاد

در نعت سید المرسلین خاتم النبیین

مجہی ساقی دی کوئی جام عقیق
ولیکن لبالب ہو جسمین رحیق

رکہی آب مین جسکی آمد ہے
کہ درپیش ہی نعت احمد مجہی

ثنا خوان پاک محمد کے تئین
درود و تحیات احمد کی تئین

رسول خدا اور شہ انبیا
زہی حشمت و جاہ صل علی

دیا مجلس کبریا کا ہے وہ
شرف طبقۂ انبیا کا ہی وہ

سب اس صفحہ مین ہی ظہور خدا
پڑا ہن سی عبارت سی نور خدا

جہان وہ ہی وہان جبرئیل امین
اوڑی حشر تک تو پہنچتا نہین

کری اوسکی قربت کوئی کیا بیان
کہ تہا قاب قوسین ادنی مکان

میرا زیبا اوسکی فرق نیاز
کیا جسکی خلعت پہ صانع نی ناز

نہین پا شکستون کا کوئی دستگیر
محمد ہین اور آل ہین اوسکی میر

مجہی چشم رحمت کی اک اونسی ہے
توقع شفاعت کی اک اونسی ہے

اور ہین چار یار اوسکی جو دین کی کہم
کہون اونکی حق مین مین جو کچھہ سو کم

اونہون نی ہی یہہ دین مروج کیا
حقیقت مین وہ دین کی ہین دیا

حدیثین بہت اونکی ہین شان مین
خدا نی ہی فرمایا قرآن مین

کر راضی ہون مین اونسی ای بیخبر
تو بغض انسی تی اپنی دلمین نہ دہر

درود آل پر اوسکی ہو صبح و شام
وہ ہی شافع حشر خیر الانام

مناجات بطور عاشقان زار در بلای جدائی گرفتار

پلا ساقیا بادہ لعل گون
کہ ہو جا مین سرخ انکہین مانند خون

پی اب حرف ستانہ کا دلمین جوش
کر آویزہ گوش گر کچہہ ہی ہوش

میرا زخم یارب نمایان رہی
پس از مرگ صدسال خندان رہی

رہی دشمنی جیب سی چاک کو
صبا دوست رکہی میری خاک کو

مژہ اشک خونین سی سازش کری
غم دل ہی مجہپر نوازش کری

جگر سی طپیدن موافق رہی
میرا درد دل مجہپر عاشق رہی

جو نالہ ہو شبگیر کا روشناس
وہ آٹہون پہر ہی رہی میری پاس

مژہ گرم اشکونسی نمناک ہو
کہ سیلاب آتش یہہ خاشاک ہو

کری نیزہ بازی یہہ آہ سحر
کہ خورشید کی ٹوٹ جاوی سپر

خموشی سی مجکو رہی گفتگو
اوڑی پہ لگا کر میرا رنگ رو

نہ مرہم سی افسردہ ہو داغ دل
شگفتہ رہی یہہ گل باغ دل

سدا چشم حسرت مین نسبت رہی
مجہی دیکہہ رہنی سی کی فرصت رہی

اگر ضعف تک کسب طاقت کری
میری ناتوانی قیامت کری

بلم

میری بیکسی نا ز بر دار ہو ہر دم مین تو مرنی کو طیار ہو
بیابان مین آشفتہ حالی کرون کہین تو دل پر کو خالی کرون
کرین دد و عالم ملامت مجہی ڈبو دیوین اشک ندامت مجہی
میرا ہاتہہ ہو چاک کا دستیار کہ تا جیب و دامان ہو قرب و جوار
بہٹکنی سی مجکو نہو وار ہے بہلا وی خضر کو میری گمرہے
جو ہو گرم رہ پاسے پر آبلہ تو ہو جای سرد آتش قافلہ

در تعریف ساقی ستم بنیاد و عشق خانمان بر باد

اری ساقی ای غیرت آفتاب کہان تک یون خون دلکی شراب
کبہو جام می سی بہی وا دید ہو محرم ہمارا کبہی عید ہو
زہی عشق نیرنگ سازی تیری کہ ہی کہیلنا جی یہ بازی تیری
تجہی سی ہی آب رخ رنگ زرد تجہی سی میری دلمین اوٹہتا ہی درد
تجہی ربط کفار و دیندار ہی تجہی رشتہ تسبیح و زنار سی
تجہی سی ہے بلبل کو نوحہ گری تجہی پر ہی قمری بہی خاکستری
تیرا جذب دریا کو بہنی نہ دی تیرا شور صحرا کو رہنی نہ دی
تجہی سی دل شاد غمناک ہے تجہی سی میرا سینہ صد چاک ہی
تجہی پر ہتنا جوان ہو شہید تجہی سی نہ بر آئی میری امید
تجہی سی تہا مجنون بہی صحرا نورد تجہی سی تہا فرہاد کو تو نہ فرد
تجہی سی کہیلی بندہی خستگی تجہی سی ہی وامنہ وابستگی
تجہی سی دل عاشقان ہی کباب تجہی سی ہی پروانہ آتش شتاب

تجھی سی تھا احوال مجنون کا تمام
غرض نیکیان ہین تیری لاتعد

تیرا کام دینا ہی بدنامیان
تیرا یہہ دیکھی ہی ناکامیان

تجھی سی سراسیمہ ہین یار لوک
تیری تیغ سی قیمہ ہین یار لوک

تجھی مین ہین یہہ کارپردازیان
تجھی پر ہین موقوف جانبازیان

مجھی اوسکی چھپنی کا سودا رہا
ولیکن تیرا راز رسوا رہا

لہو اپنا عاشق پیا ہی کیے
تیری جام پر جی دیا ہی کیے

تیرا ہی نمک خوار ہی زخم دل
کہ مرہم سی بیزار ہی زخم دل

تجھی تک ہی مژگان سی یہہ ربط اشک
کہ مشکل ہوا ہی مجھی ضبط اشک

کدھر ہی تو ای ساقی لالہ فام
نہ لغزش ہی تجھہ بن نہ بہکا کلام

کہان تک کوئی خون دل کو پئی
کوئی کیونکر اس طرح ظالم جئی

ماجرای عشق زبانی درویش دلریش کہ آن درسفر آمدہ بود دیدہ گفتہ

کسو معتبر سی روایت ہی یک
کہ درویش سی یہہ حکایت ہی ایک

کہ ایک ملک مین مین قضا را گیا
جوان ایک وہان مفت مارا گیا

وہ جس طرح مارا گیا اب کہون
تعجب مین اوسکی مین کب تک رہون

سن اب آ جو کچہہ اوسکی سر پر ہوا
مصیبت زدہ بن اجل ہی موا

چلا تھا سیاحت کی تئین ایک روز
مجھی جسکی شرمندگی ہی ہنوز

نظر جا پڑی جو میری ایک سو
سر راہ بیٹھا تھا ایک خوبرو

فقیرون کی سی جو تھی ایک اوسکی پاس
گلی مین نہایت مکلف لباس

تھا ایک اوسکی سر پہ جو ہنگامہ جمع
پتنگی اکھٹی ہون جون گرد شمع

لقب اوسکا دیوانۂ عشق تھا
جوانی کی گلشن کا وہ تازہ گل
اوسی کی سی مقدور تک سب کہین
وہ ایک دودمان کا تھا روشن چراغ
ولی اوسکی دل مین ایک آتش نہان
سب آرام جا مین اوسی اضطرار
نہ کچھہ ہوش گھر جانی کا اوسکو تھا
نہ طاقت تھی تن مین نہ کچھہ جی کو تاب
سرِ رہ دل قیمہ قیمہ سی لئی
سن اوس تو گلِ عشق کی بے کلی
دل و صبر و ہوش و خرد اور حواس
نہ ناموس کا ننگ نی نام کا
شب و روز فریاد کرنا اوسے
تماشی کا دیوانہ پیدا ہوا
جو دم لی طپش تو شتابی کری
کری طرح داغون سی وہ باغ کو
کری مینہ کرا بی داغونسی [illegible]
سحر سرخ آنسو وہ رویا کرے
دلِ غمزدہ سی محبت اوسیے

کہ شہرت مین افسانۂ عشق تھا
کری جسکی خاکِ قدم غازہ گل
سدا اوسکا منہہ دیکھتی ہی رہین
جلاتی تھی ساری اوسی پر دماغ
کہ دیکھی جلا اوسی سارا جہان
سراپا ہے ایک ایک دل بیقرار
تشتت نہ مرجانی کا اوسکو تھا
نہ دل پاس اپنے صبر و آرام و خواب
یہہ کہتا تہا مرجا ہی بس جیسے
رہا کرتی ماتم سرا وہ گلے
رہین اوسکی وحشت سی ساری اوداس
میرا دوست دشمن تہا آرام کا
کئی بار ایکدم مین مرنا اوسیے
زمانی کو حنہ ہی تماشا ہوا
تسلی دل اسکی خرابی کرے
روائی اسی سی زرِ داغ کو
تو نزدیک ہی رودِ خون کا ظہور
رخِ زرد کو اپنی دہویا کرے
قیامت خوشی سی عداوت اوسیے

وہ بیتا یون سی بہت کم فراغ / کہان صبر کرنی کا اوسکو دماغ
بدن گرد آلودہ بہن بہن کری / لباس اپنا عریانی تن کری
کری جب تلک وہ گریبان دری / تو دامن کی تب تک کری گو لہری
فراغ اوسکو ہو جیب جاکی سی جب / خدا حافظ حال دامن ہو تب
اوٹھی اسکی جی پر فغان کس کمر / رہی برچھیان سیجتی آہ سحر
وہ ہر چند ہر صبح کو ہی ملول / ولیکن دعا اوسکی کیا ہو قبول
نہ آنسو کو اوسکی تہی اسیر نظر / نہ آہ سحر مین تہا اسکی اثر
کہی رنگ رو کیون میرا زرد ہی / رکہی ہات دل پر کہ کچہ درد ہی
کری اپنی مژگان تر پر وہ ناز / کری اپنی زخم جگر سی وہ ساز
وہ کاندہا دی نعش تمنا کی تئین / کری تعزیت خانہ دنیا کی تئین
سنی نہ کسو کی نہ اپنی کہی / بیان اوسکا کچہ گو مگو ہی رہی

رفتن درویش پیش آنجوان رفتہ از خویش و دلدہی کردنش بشاہزادہ

لی آساقی گر بادہ شوق ہی / سیہ مستی کا ہمکو بہی ذوق ہی
کہلا چاہتا ہی یہہ گلزار عشق / کہ پردہ مین کب تک بجی ساز عشق
یہہ قصہ جہان مین فسانہ ہوا / مجہی بہی سخن کا بہانہ ہوا
ولیکن وہ شمع مجلس فروز / کئی بیتین پڑہتا تہا یہہ سینہ سوز
کہ جسکا یہہ مضمون تہا دوستان / جلی جاتی تقریر کرتی زبان
تیری آتش عشق سرکش ہی ہان / جگر کیون نہ جل جائی آتش ہی ہان
نظر آ کہین جا رہا ہی یہہ جی / کہ آنکہون مین اب آ رہا ہی یہہ جی

زن و مرد کی ہون زبانی سے تنگ
سدا خون دل مین طپیدہ ہون مین
تیری دوری مین پہنچی ہی ای حبیب
جگر تو ہوا پانی بہا غم کی بیچ
دیا دل تو نہین جانا مینی تجھی
نہ سمجھا یہہ ہی ای میری سر خاک
تو جب سی در او پر نظر آ گئی
نہ نامہ نہ پیغام نی رسم و راہ
دل و دیدہ سب مدعی ہو گئی
کئی بار جان لب پہ آ پہر گئی
یہہ حیران ہون صبر آتا نہین
خراشش جگر سی ہی چہاتی مین درد
رہا کرتی ہے داد بیداد یہان
سر رہ پہ آ دیکہہ یہہ خستہ حال
تیری درد غم مین مین جو بن کیمیا
نہ آیا نظر بہی ادا سے ولیک
تیری غم مین ای آفت روزگار
کہان ہی تو محمل نشین صبا
کہ اسطرح سی حال دلکا تمام

ہوا ہون مین ساری قبیلہ کا ننگ
کہ آہ بلب نا رسیدہ ہون مین
وداع دم واپسین ہی قریب
یہہ دم بہی ہوا ہی کوئی دم کی بیچ
نہ جانا نہ بہیجا نامہ مینی تجہی
کس امید پر مین ہوا ہون ہلاک
رہین آفتین میری سر پر سے ٹئی
یون ہی ہوتی جاتی ہی حالت تباہ
تماشائی مہہر بہت رو گئی
کہان ہی تو ای گل ہوا پہر گئی
تصور تیرا جی سی جاتا نہین
کہ جس سی ہوا جاتی ہی رنگ زرد
دل شب سی گذری ہی فریاد یہان
کہ ہی نقش پا کی طرح پایمال
سنا ہی کیا نام مہر و وفا
نہ اتنا کہ جاتا ہی جیسی ایک
ہزارون بلائین ہین یہان روبکار
سر راہ نالان ہون مثل درا
خموشی کی تیئن اوسنی فرمایا کام

مطلع شدن درویش بر حال جوان و دلسوزی نمودن و دریافتن نشان مکان معشوق از زبان آن خستہ جان

کہان ہی تو اې ساقی گلعذار | کہ دی مجکو جام مئی خوشگوار
کہون قصہ عشق بی کیف و کم | قلم بیخودانہ کری کچھہ رقم
مجھی آہ اک اوسکی دلکی لگی | کہی تو کہ سینہ مین برچھی لگی
گیا زہرہ تاب دل آب ہو | کہا آگی جا کرین بی تاب ہو
کہ ای ناز پرورد مہر و وفا | کوئی اپنی جی پر کری ہی جفا
مثل ہے کہ جی ہی تو ہیگا جہان | وگرنہ ہوی یہ تو کیا میری جان
تلف یون نہین جان کرتا کوئی | نہین اس سلیقی سی مرتا کوئی
تہ دل ہو معلوم تا بول ٹک | تو مژگان خون بستہ کو کھول ٹک
سخن حیرت آلودہ کہنی پہ آ | کچھہ اک دلکی باتین زبان پر بھی لا
تو مہر خموشی کو اب دور کر | سخن خون آلودہ مذکور کر
وگرنہ تو رگ رگ کی مرجائیگا | یہی عشق کام اپنا کر جائیگا
تو ہی صرصر غم سی آتش بجان | دیا سا نہ بجھہ جا ہوای جوان
تو ای شمع خامش زبان ٹک ہلا | کہ کس مجلس افروز سی تو جلا
تو کس آتش تند پر ہی سپند | ترا دود دل کیون ہوا ہی بلند
جلاتی ہی آتش تری میری تئین | کیا داغ کس شعلہ نی تیری تئین
تیری سوز دل نی جلایا مجھی | تیری دلکی آتش یہہ کیونکر بجھی
تیری داغ آتشکدہ کیون نہون | یہہ کہہ کہہ کے ہیہو کے بجھا سا ہی کیون

گھٹا پاتی ہون تجکو ہر صبح و شام ... نہ کاہیدہ ہوجاتا ماہ تمام
تیرا درد پنہان ہی گو آشکار ... یہ مجھسی بیان کر کہ ہون رازدار
کہین دل لگا ہو تو یہہ مجھسی کہہ ... کہون اوس سی جاکر غمین تو نرہ
جہان تو کہی بھیجی وہان جاؤن مین ... کہی کام جو تو بجا لاؤن مین
جو حور بہشتی بھی ہو تیرے یار ... کرون مین ملک کی طرح وہان آکرنا
خدا جانی کیا ہی مین بات آگئی ... کہ دلجوئی میری اوسی بھا گئی
یہہ سنکر جوان فرو رفتہ نی ... جگر سوختہ اور دل تفتہ نی
کیا سوز دل کو لبون پر نمود ... زبان تاب کہانی لگی مثل دود
سخن ہونی لاسکی نمودار کچھہ ... لگا کرنی پیچیدہ گفتار کچھہ
کہ جس سے یہہ معنی ہوئی مستفاد ... کہ ای غمگسار دل نامراد
جو دلجوئی میری ہی مدنظر ... تو تجھسا ان ایک محلہ تلک قصد کر
نہین اوسکو درکار کچھہ جستجو ... سرا ایک ترسا کی ہی قبلہ رو
زبان سے میری در پہ یہہ جا کی کہہ ... کہ احوال سی میری غافل نرہ
تیری واسطی خوب رسوا ہوا ... میری سر پہ ہنگامہ برپا ہوا
تسلی شکیبائی مطلق نہین ... اور اب تاب تنہائی مطلق نہین
رہی جب تلک تن مین تاب و توان ... اوٹھایا تحمل کا بار گران

رفتن درویش بخانہ ترسا و مشاہدہ کردن جمال معشوق آن شیدا

دی ساقی شتابی سی اک جام عشق ... کہ لکھنی لگا ہون مین پیغام عشق
ہوا آخر بدل کا سب خون ناب ... پیون کب تلک ایک گلابی شراب

کہی سن جو انکی غرض قصد کر ... گیا بندہ ثریا کی دردانہ پر

سن آواز دستک کی اک رشک حور ... مہ چاردہ سی نپٹ باشعور

وو دروار آئی محجب ہوئی ایکبار ... گیا جسکے دیکہی سی صبر و قرار

ہوئی دنگ ہی سب حقیقت عیان ... کہا مین کہ آخر بشر تہا جوان

بشر کیا ہی دیکہہ ایسی آفت کی تئین ... فرشتہ بہی روبیٹہتی عصمت کے تئین

[illegible] جو آیا ہن ... یہ خوبی سی اوسکی کرون کیا سخن

بیان سراپای آن دختر ثریا

مژہ بحث عاشق سے برگشتگی ... نگہ ایک عالم کی سرگشتگی

قد و قامت اوسکا کرون کیا بیان ... قیامت کا ٹکڑا ہوا تہا عیان

وو جسطرف کو اچیلی آوتی ... قیامت جلو مین چلی آوتی

مین سودائی اوس زلف باریک کا ... ہر اک مو سبب رنج تاریک کا

شکن اوسکی کاکل کا دام بلا ... ہر اک حلقۂ زلف کام بلا

بہونکی کمانون سی لگ زلف تار ... اولٹتی تہی اوڑ اوڑکی جون تیرہ مار

ملین اوسکی ابرو جدہر کرکی ناز ... کرین اوس طرف ایک عالم نماز

کمان اوسکی ابرو کا عاشق کمین ... خدنگ اوسکی مژگان کی تہت دلنشین

نہ آنکہون کی مستی کی اوسکو خبر ... خرابی یہ عاشق کی مد نظر

نگہدار تہی سرخی چشم کی ... طرفدار تہی سینی کی خشم کی

شہید اوسکی چشمک کی دلخستگان ... ہدف مین نگاہونکی دل بیکسان

مژہ موجب قتل جمع کشتہ ... غرض سب ہی تہی ایک ترکش کی تیر

چھپین اوسکی غمزہ مین کتنی سنان
جبین کھولدی اوس پری زادنی
وان اوس شب افروز سی اشک شمع
پری منفعل رنگ رخسار سی
اسوا اوسکی باتون کی سب باتین ہین
لب سرخ اوسکی وہ گلبرگ تر
دہن غنچۂ ناشگفتہ سی کم
تبسم تک ایک گر وہ دلکش کری
ندیکھا کسی نی تن اوسکا صاف
کمر اوسکی ممکن نہین ہاتھہ آے
کیا اوسنی پامال کتنون کا خون
نہ رنگ صفائی فقط تن پہ تھا
ادا اوسکی عاشق کی جی کی بلا
اگر جلوہ گر ہو وہ محشر خرام
خرامان خرامان جدہر آگئی
اوسی لغزش پا مستی ناز سے
ہووی وہ وان جسمین ہووی نقاب
ہوئین طرح اس سی جفا کاریان
ترحم کو پاؤن تلے وہ ملے

نمایان ہوئی سب پہ مرگ جہان
کہ چین مانی خوبان نوشاد سے
نہین ہنسی ہی ارژنگ تھی شرمندہ
خجل کبک انداز رفتار سی
جسی سنکی آمد کی بہی جی جاتی ہین
چھپین جس جبین ماہ دندان کی بلا
سجن رہبر راہ ملک عدم
تو گلشن مین گل صد چمن عش کری
اگر نہ ٹہیر می تو رکہیں معاف
مگر صاحب دست غیب اوسکو پاے
حنا اوسکی ہاتہون مین کشتونکا خون
کہ مینا کا خون اوسکی گردن پہ تہا
نہ میری تمہاری سبہی کی بلا
تو معلوم ہی پہر جہانکا قیام
قیامت ہی گویا اودہر آگئی
وہ ہووی سر انداز انداز سی
چلا جای پردی ہی مین آفتاب
نکالین مین اوسنی دل آزاریان
ستم اوسکے کوچہ سی بچ کر چلے

جو آمد ہوا اوسکی نصیبِ چمن ۔ کری برگِ گل غنچہ لیبِ چمن
گلی اوسکی سی خلد کو تھا شرف ۔ بہشت اک گنہگار سا ایک طرف
تر ۔ ۔ اوسکی ایک دشت گلزار تھی ۔ نسیمِ چمن وہان گزرتا رہتی
گلی او ۔ لکی وہ مقتل گاہِ عجیب ۔ شہادت جہان جغفر کو ہو نصیب
وہی جای باشِ دلِ عاشقان ۔ اوسی پر معاشِ دلِ عاشقان
اک اوڑادی اک آہ وہانکی خاک ۔ تو نکلین زمین سی دل چاک چاک
[illegible] کرشن وہان کہی عصرہ ان ۔ گئی ون گرفتہ کئی بی کفن
گئی جو وطن وہان سفر کر گئی ۔ سسکتی ہین کتنی کئی مر گئی
ہر ایک جان ہر شخص تا [illegible] ۔ ہوا دار اوسکی لب بام سی

برباعئی طنز جواب دادن آن طناز و از زبان درویش شنیدہ جان دادن آن عشق جانباز

بہون ساقیا گرد ہردم تیری ۔ گلابی ہی منہہ کو لگادی مری
تجھی مست آب سیہ دیکھہ کر ۔ چلون خامہ سان میری مطلب جدہر
سنا وہ جگر سوز پیغام جب ۔ رکھی آشنا حرف سی لعل لب
پڑہی ایک رباعی نکراعتنا ۔ کہ مضمون جسکا یہہ موزون ہوا
کہ ہجران مین جو بیقراری کری ۔ سر راہ فریاد وزاری کری
محبت کی رہ مین یہہ پہلا ہی گام ۔ کہ سر سی گذر جائی شاد کام
نہین شرط الفت مین مین جبین ۔ اگر پیش آوی دم واپسین
جو ہوتا ہی پڑتا ہو جون آبلہ * ۔ وہ ہی غم مین واماندۂ قافلہ
نہ سونی دی نالون سی ہمسایہ کو ۔ بھلی مرگ ایسی فرومایہ کو

نہ جو ہجر کا ہوسکی پایمال | تو بہتر ہی ہوتا ہی اوسکا وصال
گیا مین جواب اوسی لیکر اودہر | سرِ رہ تہا پامال غم وہ جدہر
حقیقت بیان کی مین اوس جا بی کے | جوان بے نہیہ [illegible]
گئی تہہ [illegible] ہی کی اوسکی جان | گرا خاک پر ہو لی [illegible] جوان
نکی تہا مگر رہ سفر کیا | کہ ایک بات کی بات مین مرگیا
نہوئی دیر اوسی جان [illegible] | مجہی [illegible] کی کہتے [illegible]
میری بات مین خون [illegible] | [illegible] وہ جلتا جو تہا جل ہوا
مین یہہ واقعہ دیکہہ گہبرا گیا | [illegible] ین یہہ گل تازہ مرجہا گیا
نہ سوجہا مجہی اور کجہ اس سوا | [illegible] لرئی بیان طرف ثانی [illegible] جا
ملامت کرون اوسکو مین ایکہان | [illegible] ای بی حقیقت کئی اوسکی جان
تیری ناز بیجا کا تو کیا گیا | پر ایک بیگنہ مفت مارا گیا
رہی گہر مین خوبی پہ تجہکو نظر | سرِ رہ گیا ایک جی سی گذر
ہی ایک مشت خاک اوسکی ذلت کا باب | تیری آستان بن ہی مٹی خراب
یہہ ٹہیرا مین اودہر روانہ ہوا | ابد ہر مرنا اوسکا فسانہ ہوا

وفات معشوق وفا کیش از استماع جان دادن عاشق دلریش

دی ای ساقی ماہوش ایک جام | گیا کاستن ہی مین ماہ تمام
کہان ہی وہ خونِ کبوتر سی مے | کہ پی کر فغان کیجی مثل نے
غرض جو نہین کر قطع مین راہ کے | گیا وہان جہان منزل ماہ ہے
کی آواز دستک کی بار دگر | ہوئی گہر مین القصہ میری خبر

نکل آئی در اوپر ایک پیرزن
کہ یون دوسری بار آیا ہی تو
وہی آگیا تھا پیام جوان
بیان کر جو جسکو ہو بہت شتاب
بامید ہاے پیرزن کیا کہون
پہ ہ یسکا نہ [illegible] ہمین اسلی
سو ہہانسی گیا مین لی ایسا جواب
نہ تہی تاب حرف درشت اوسکی
نہ مشغول وہ یونہین ناز سی تہا
نہ سمجھی یہہ رشک پری اوسکے تئین
چڑہا اپنی تیوری اک انداز سے
کہ جسکو نہو تاب لانیکی تاب
ہوا سامنی اوسکے مین حرف زن
جوان سنتی ہی کر کی ایدہر نگاہ
وہی احمرا کہنی آیا تہا یہان
کہا اوسکو کہ اے کشتۂ غم کی جان
یہہ کہہ دو قدم وہانسی تہا مین چلا
گذرنی لگے دلسی آواز آہ
صدا ایک نوحہ کی آنیسے لگے

لگی کرنی عشق جوان سی سخن
شگوفہ مگر اور لایا ہے تو
جو مہر تو شتابی سی آیا یہان
کہ ہی منتظر غیرت آفتاب
عزادار اوس نوجوان کا مین ہون
کہ وہ بی اجل مرتا ہی ٹک جیسے
کہ منہ سی نکلتا تہا ناز و عتاب
کیا غمزی تہا نیم کشتہ اوسکی تئین
وہ بیتاب بی اختیار سی تہا
دکہائی دی عشوہ گری اوسکے تئین
کہا مجہسی اغماض اور ناز سے
ہی اوسکا شتابی سی مرنا صواب
یہہ اوسکی زبان سی کہا مین سخن
سر رہ گیا جان سی بہر کر آہ
خبر اوسکی مرنی کی لایا تہا یہان
گیا آخر الامر جے سی جوان
کہ ایک شور کانون مین میری پڑا
لگا ہونی آنکھون مین عالم سیاہ
کہ یعنی وہ دختر ٹھکانی لگے

محبت نے کام اپنا پورا کیا
کہ اون دونو لعلون کو جوڑا کیا

ہین آعشق سے کے بیچ نادم ہوا
کہ میری سبب دونو ناجی گیا

بیان قدری از راز و نیاز عشق و اختتام مثنوی مسمی بہ اعجاز عشق

یہ تھی روئی کے جاہی ساقی سنا
کہ بدلی گزک کی ہی یہان دل بہنا

ذرا دارو دی سایۂ تاک مین
بہ رنگ گل اب لوٹی خاک مین

عجب یہ نہین خامہ کیا ہیچ دیتا ہے
کہ ہی مر یہ یہ عشوق خانہ [illegible]

سنا ہی کہ فرہاد بیکس ہوا
ورا اس عشق نے شیرین سی لیا

عزا کا ہی مجنون کی نوحہ پڑا
سیہ خیمہ لیلی کا ہی ہی کھڑا

گئی آہ نل سے فلک سی اودہر
دمن ہوئی بگولہ زمین کی ادہر

بہت عشق کی آگ ہین جل گئے
بہت اوٹھتی جاتی ہین شعلی نئے

گئی جل گئی کتنی تینکون کی جان
ہی شمعون سی اک دود دل ہی نشان

بہنور کی ہی جی پہ پڑی کل بلے
کنول سے کہلی آنکھہ پہر مند گئے

گئی نالی بلبل سی ہین یادگار
خزان اس چمن مین ہی گل کی بہار

کہین ساقی دی آب گل رنگ کو
کشادہ ہی کر اس دل تنگ کو

گلی لگ کے مینا کی ٹک روئی
فسانہ ہی آخر ہی اب سوئی

بعونہ تعالی مثنوی اعجاز عشق از تصنیفات میر تقی مرحوم بتاریخ پنجم شہر شعبان سنہ ۱۲۱۱ ہجری باہتمام محمد مصطفی خان ولد حاجی محمد روشن خان غفر اللہ ذنوبہما در مطبع مصطفائی واقع بیت السلطنت لکھنؤ محلہ محمود نگر زیر اکبری دروازہ حلیۂ طبع پوشید

صورت میں ایک آنہ یومیہ جرمانہ لیا جائے گا۔

١٠٨٠٥

م. گ

۱۹۱۵۲۳۱۴

RR

مثنوی گل و صنوبر

۸۶ ع
ا ا

۲۰

۱۲

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ